بے محمد در حق یار نیست
بے روا از کبریا دیدار نیست
در دو عالم بے تمثل صورتے
اے پدر دیدار آں دیدار نیست
هر دو عالم جز تمثل نیست نیست
مطلع جز صاحب اسرار نیست
اے محقق ذات حق با صفات
بے تجلی هیچ که اظهار نیست
هر چه بینی جز خدا هرگز مبین
وهم خیری زانکه جز پندار نیست
جز جمال دوست دیدن شد حرام
نزد بینا کار غیر این کار نیست
غرق باشد در جمال دوست دوست
عاشق سرمست را گفتار نیست

این شراب عاشقاں راهر که خورد
مست آمد دائما هوشیار نیست
در لقائے یار باشد بار بار
ورنه هر کس اے جوان اویار نیست
زنده نتوان گفت اورا در جهاں
هر که دربار جانان بار نیست
علم مطلع در دو عالم نکته است
عارفان راکار باضروار نیست
روئے تو "راجا" گفت خود را بده کن
عرفان را هیچ دل بیدار نیست

بغیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدارِ کبریا ممکن نہیں ہے

اس غزل میں قلندرِ کبریا فرماتے ہیں کہ بغیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے کوئی حقِ مطلقہ ہے ہی نہیں۔ ان کے بغیر انائے مطلق یعنی کبریا کا دیدار ممکن ہی نہیں ہے۔ دو عالم کی معرفت کیا ہوگی؟ جب تک ان کے باپ کا دیدار اور معرفت نہیں ہوگی کیونکہ آنحضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجہِ کائنات ہیں تو کائناتوں کے اسرار و رموز کی معرفت بغیر ان کے ممکن نہیں ہے۔ تمام جہانوں کے اسرار و رموز محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے۔ اس لئے ان کے بغیر معرفتِ اسرار و رموز ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ رب العزت کا ظہور آنحضرتؐ کے ظہور کے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتا۔ عاشقوں کے لئے جمالِ معرفت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہے۔ آپؐ کے علاوہ کسی اور فانی جلال و جمال کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے۔ عاشقین آپؐ کے جمال میں فنا ہیں۔ اسی میں سرمست ہیں آپؐ کے علاوہ اور کوئی گفتگو ان کے پاس نہیں ہے۔ آپؐ کا عشق ہی ان کی شرابِ حقیقی ہے اس لئے قلندرِ کبریا فرماتے ہیں عاشقین کی شراب اگر ہر کوئی پی بھی لے وہ دائما مست تو ہو سکتا ہے ہوشیار نہیں جب تک وہ معشوقِ حقیقی

سے توسل قائم نہ کر لے. اے جوان ہر کوئی محبوب نہیں ہوتا. ہر زندہ و ناتواں کی گفتگو اس جہاں میں دربارِ معشوق کے برابر نہیں ہوتی اس جہاں میں علم ایک نکتے کا نام ہے عارفین کو علمِ فانی سے کوئی سروکار نہیں.

اے راجا گفتگو کو کوتاہ کر عارفین کے علاوہ کوئی دل بیدار نہیں ہے ہر کمزور دل بیدار نہیں ہوتا....